Cosmos Multidisciplinary Research E-Journal
Recognized International Peer Reviewed Journal
Online Available at www.cmrj.in
ISSN No. 2456-1665

Urdu Afsane Ki Imtiyazi Khususiyat

اردو افسانے کی امتیازی خصوصیات

Dr. Ansari Masood Akhtar
Asst. Prof. & Head , Dept. of Urdu
MSS's Ankushrao Tope College, Jalna (M.S.)

ڈاکٹر انصاری مسعود اختر ندوی
اسسٹنٹ پروفیسر وصدر شعبہء اُردو
انکوش راؤ ٹوپے کالج، جالنہ (مہاراشٹر)

اُردو میں داستان کا باقاعدہ آغاز فورٹ ولیم کالج کا مرہونِ منت ہے۔ بعدازاں داستانوں کے خلاف بطورِ ردِ عمل اور کچھ انگریزی اثرات کے باعث اُردو ناول وجود میں آیا۔ ناول میں پہلی دفعہ بے سروپا باتوں اور مافوق الفطرت عناصر کے بجائے زندگی کے حقائق کو پیش کیا جانے لگا۔ ناول کے ساتھ ہی مختصر افسانہ کا وجود بھی عمل میں آیا جو بنیادی طور پر انسان کی بڑھتی ہوئی مصروفیات اور مغربی اثرات کا۔ افسانہ دراصل مشینی دور کی پیداوار ہے کہ اس دور میں انسان کے لیے داستانیں اور ناول پڑھنے کا وقت نہیں ہے۔ افسانے کی تعریف کے حوالے سے مختلف آراء سامنے آرہی ہیں۔ اس لیے اس کی جامع تعریف مشکل ہے تاہم ہم کہہ سکتے ہیں کہ افسانہ ایک خاص پس منظر میں کسی خاص یا عام واقعات یا تصور زندگی کے کسی پہلو کو فنکارانہ انداز میں پیش کرنے کا نام ہے۔ افسانہ اختصار کا متقاضی ہوتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس میں قصّہ، پلاٹ، کردار نگاری، وحدتِ تاثر اور اسلوب کی چاشنی بھی از حد ضروری ہے۔ ان سب اصول وضوابط کے باوجود افسانے کا فن جامد وساکن نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جدید افسانہ تجربات کا مرہونِ منت ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ایک افسانہ نگار انہی قواعد وضوابط کو افسانہ لکھتے وقت پیشِ نظر رکھے بلکہ وہ خود بھی تجربات کر سکتا ہے۔ ان تجربات کا انحصار افسانہ نگار کی ذہنی صلاحیتوں پر ہے کہ وہ کس نوعیت کی تخلیق پیش کرتا ہے۔

اُردو افسانے کا آغاز بیسویں صدی کی ابتداء کے ساتھ ہوا اور آج اردو افسانہ اپنا سالانہ جشن منا سکتا ہے۔ ۱۸۵۷ء کا انقلاب اور اُسکے بعد پیدا ہونے والے حالات کے اثرات نے ہندوستانی زندگی کے شعبے کو متاثر کیا۔ اس دوران بہت سی مذہبی واصلاحی تحریکیں سر گرمِ عمل تھیں۔ اور ان تحریکوں کا اثر ہندوستانی ادب پر پڑھنا لازمی تھا، نتیجہ کے طور پر اُردو ادب میں ایک نئی صنف کی داغ بیل پڑی جسے ہم اُردو افسانہ کہتے ہیں۔ اُردو افسانہ اپنے عہد کا عکاس اور زندگی کی حقیقتوں کا ترجمان بن کر نمودار ہوا۔ افسانے نے اپنے ہر دور میں انسانی زندگی کو بیان کیا ہے اور وقت وزمانے کے لحاظ سے جوں جوں زندگی بدلتی گئی اُسی رفتار سے افسانے نے اپنی شکلیں بدلیں۔ وقار عظیم لکھتے ہیں کہ

مختصر افسانے نے ایک صنف ادب کی حیثیت سے بیسویں صدی کے بالکل شروع میں جنم لیا اور اُس وقت سے لے کر اب تک اتنی شکلیں بدلیں کے ادب کا مطالعہ کرنے والوں کے لیے یہ صورت حد درجہ غیر معمولی بھی ہے اور حیرت انگیز بھی۔

ا۔ محدودیت

افسانہ نگار انسانی زندگی کے صرف ایک گوشے کی جھلک دکھاتا ہے۔ اس کی توجہ زندگی کے صرف ایک پہلو پر مرکوز رہتی ہے۔ وہ اس ایک پہلو پر مختلف گوشوں کی وضاحت کر کے کہانی مکمل کرتا ہے لیکن یہ سب گوشے ایک جمالیاتی توازن کے ساتھ آپس میں مربوط ہونے چاہئیں تا کہ افسانے میں تاثر کی وحدت قائم رہے۔ اگر افسانہ نگار افسانے میں زندگی کے ایک سے زیادہ پہلوؤں کو دکھانے کی کوشش کرے گا تو اس سے نہ صرف وحدتِ تاثر مجروح ہوگی بلکہ پلاٹ میں کئی قسم کی فنی خرابیاں بھی پیدا ہو جائیں گی۔

۲۔ اختصار

اختصار افسانے کی سب سے بڑی خوبی ہے۔ افسانہ نگار کو اس اختصار میں جامعیت پیدا کرنے کے لئے اشارے اور کنائے کی زبان استعمال کرنی پڑتی ہے۔ ان اشاروں پر غور کرنے سے زندگی کے مسائل پر سوچ بچار کرنے کا سلیقہ پیدا ہوتا ہے۔

3۔ وحدتِ زماں ومکاں

اتحادِ زماں و مکاں بھی مختصر افسانے کی بنیادی خصوصیت ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ افسانے کے واقعات اور وقت میں عدم مطابقت کا نتیجہ یہ ہو گا کہ افسانہ تضاد کا شکار ہو جائے گا۔

۴۔ وحدتِ کردار

عمل کی مطابقت بھی افسانے کی ایک بڑی خوبی ہے یعنی ایک ہی کردار سے مختلف موقعوں پر متضاد قسم کے اعمال کا ظہار ہونا بھی خلاف فطرت ہے یعنی ایسا کردار جس کی فطرت نیکی ہے یعنی وقت میں رحمدل اور دوسرے وقت میں ظالم نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح بد فطرت اور گھٹیا قسم کے کردار سے ایک وقت میں برائی اور دوسرے وقت میں نیکی ظاہر نہیں ہو سکتی۔ گویا افسانے کے کرداروں کے افعال میں ان کی فطرت کے مطابق یکسانیت ہونی چاہئے۔

۵۔ موضوع کی عمدگی

افسانہ نگار کو موضوع کے انتخاب میں بڑی احتیاط سے کام لینا چاہئے افسانے کا موضوع نیچرل، زندہ اور جاندار ہونا چاہئے تا کہ افسانہ نگار کو کہانی کے پلاٹ میں گرد و پیش کے احوال اور معاشرتی مسائل کا حقیقت پسندانہ تجزیہ کرنے کا موقع مل سکے۔

۶۔ دلچسپی کا عنصر

دلچسپی ایک کامیاب افسانے کی بنیادی خصوصیت ہے۔ اگر افسانے کے موضوع اور پلاٹ کی دلچسپی کے ساتھ اسلوب بیان بھی موثر اور دلچسپ ہو تو کہانی کے اخلاقی اور تعمیری پہلو میں بھی شروع سے آخر تک ایک خاص قسم کی دلکشی قائم رہتی ہے۔

۷۔ مربوط انداز

افسانے کی ایک نمایاں خصوصیت ربط ہے۔ افسانے کے واقعات کا آپس میں زنجیر کی کڑیوں کی طرح مربوط اور منسلک ہونا ضروری ہے۔ یہ ربط بڑے فطری انداز میں نمایاں ہونا چاہئے۔

۸۔ مشاہدہ کا عنصر

مشاہدہ کی گہرائی انسانی نفسیات کا عمیق مطالعہ اور حقائق اشیاء میں اُتر جانے والی نگاہِ تیز متوازن اور صحت مند انداز فکر، افسانہ نگار کا قیمتی سرمایہ ہے۔

۹۔ نظم و ضبط

افسانے کے پلاٹ میں نظم و ضبط اور موزوں ترتیب کا ہونا بھی ضروری ہے۔ اگر افسانے کے واقعات اور کرداروں میں ایک متوازن ربط موجود ہو تو اسے منظم پلاٹ کہا جائے گا۔ کہانی کے واقعات اگر ربط اور ترتیب سے خالی ہوں تو ایسے پلاٹ کو غیر منظم پلاٹ کہا جائے گا۔ اگر افسانے میں ایک مرکزی کہانی کے ساتھ چند اور قصّے بھی ایک خاص توازن اور ترتیب کے ساتھ مربوط ہوں تو اِس قسم کے پلاٹ کو مرکب پلاٹ کہیں گے۔

۱۰۔ کردار نگاری

ایک کامیاب افسانے میں کردار نگاری کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔ افسانے کے کرداروں کو ہمارے گرد و پیش چلتے پھرتے انسانوں کی خصوصیت اور اخلاق و عادات کا حامل ہونا چاہئے۔ اگر کردار مصنوعی ہوں گے تو قاری کو متاثر نہیں کر سکیں گے یعنی کردار کو بلاوجہ مثالی کردار دکھانا اور دوسرے کو بلاوجہ اخلاق کی پستیوں میں دھکیل دینا بھی افسانے کی ایک بہت بڑی خامی ہے۔ جس طرح عام انسان عادات و اطوار میں ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں اس طرح افسانے کے کرداروں میں بھی یکسانیت نہیں ہونی چاہیے۔ مثال کے طور پر ناپختہ نوجوانوں، پختہ کار اور جہاں دیدہ بوڑھوں، عورتوں اور بچوں میں ان کی فطرت اور نفسیات کے اعتبار سے فرق دکھانا چاہئے۔

افسانے کا مثالی کردار بڑا معیاری اور عام انسانوں سے بلند ہونا چاہیے لیکن اسے اس قسم کی غیر فطری اور ماورائی اوصاف سے بھی متصف نہیں دکھانا چاہئے کہ وہ ایک مافوق الفطرت انسان بن کر رہ جائے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ افسانے کی کامیابی کا دار و مدار بالعموم مثالی کرداروں کی کامیاب کردار نگاری پر ہوتا ہے مگر چند ایسے ذیلی کردار جو افسانے کو اختتام تک پہنچانے میں مدد دیتے ہیں اِن کی اہمیت بھی اپنی جگہ کم نہیں ہے۔

11 ۔ منظر کشی

Online Available at www.cmrj.in
ISSN No. 2456-1665

حالات واقعات کی کامیاب منظر کشی افسانے کی بہت بڑی خصوصیت ہے۔افسانہ نگار کو چاہئے کہ یہ مقصد حاصل کرنے کے لئے افسانے کا پلاٹ مقامی ماحول سے مطابقت کرے تا کہ واقعات کی تصویر کشی میں اس سے کوئی فروگزاشت نہ ہو جائے۔بعض اوقات افسانے میں غیر ملکی ماحول کی عکاسی کرنا پڑتی ہے۔اس مقصد کے لئے افسانہ نگار کو متعلقہ ملک کے باشندوں کی معاشرت،عادات وخصائل اور جغرافیائی ماحول سے پوری طرح باخبر ہونے کی ضرورت ہوتی ہے۔اس غرض کے لئے دوسرے ملکوں کی تہذیب ومعاشرت اور جغرافیائی حالات کا مطالعہ ازبس لازم ہے۔اس سلسلے میں غیر ممالک کے لوگوں سے میل جول کے مواقع پیدا کرتے رہنا بھی مفید ہو سکتا ہے۔

12۔ مقصدیت

ادب برائے زندگی کے مصداق افسانے کا مقصد بہرِ صورت تعمیری ہونا چاہئے۔اچھا فنکار وہ ہے جو اپنے قلم کو مقدس امانت سمجھے،اسے صحت مند معاشرتی اصلاح کے لئے وقف رکھے،اور موقع بموقع ملک کی سیاسی،سماجی،اخلاقی،معاشی اور تعلیمی مسائل پر رائے زنی کرتا رہے۔

13۔ افسانے کے مراحل اور اجزاء

افسانے کے ظاہری اور معنوی خد وخال کی ترتیب،تشکیل اور تہذیب کے لئے افسانہ نگار کو بالعموم ذیل کے فکرِ مراحل میں سے گزرنا پڑتا ہے۔

۱۴۔ موضوع کا انتخاب

زندگی ان گنت موضوعات میں بٹی ہوئی ہے اس لئے افسانے کے موضوعات بھی بے شمار ہیں۔اگر افسانہ نگار کو قدرت کی طرف سے دل بیدار اور دیدۂ بینا عطا ہوا تو موضوع کا انتخاب کوئی مشکل بات نہیں۔یہ موضوع مناظر قدرت،جاندار اشیاء،حیاتِ انسانی کے مختلف جذباتی پہلوؤں،اس کی سماجی، سیاسی،اقتصادی اور تمدنی زندگی کے مختلف گوشوں سے منتخب کیے جاسکتے ہیں۔افسانہ نگار کو صرف وہی موضوع انتخاب کرنے چاہئیں جو اس کی افتادِ طبع کے مطابق ہوں یا جن سے انہیں طبعی لگاؤ اور ذاتی دلچسپی ہو۔

۱۵۔ عنوان

بعض اوقات افسانے کا عنوان ہیرو یا ہیروئن کے نام پر رکھا جاتا ہے۔افسانے کے انجام کو بھی ایک حسین ترکیب کی صورت میں عنوان بنا لیا جاتا ہے۔بعض دفعہ افسانے کی سرخی قائم کرتے ہوئے موسم یا وقت کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔کبھی پلاٹ کی مناسبت سے کسی شعر کے ایک مصرعے یا مصرعے کے ایک ٹکڑے کو بھی بطورِ عنوان کے لکھ دیا جاتا ہے۔

۱۶۔ تمہید

افسانے کے تمہیدی جملوں میں جادو کا اثر ہونا چاہیے تا کہ قاری ان ابتدائی جملوں سے پورے افسانے کے بارے میں ایک گہرا تاثر قبول کرے اور پورا افسانہ پڑھنے کی لئے مضطرب ہو جائے۔بعض اوقات افسانے کا آغاز کہانی کے کسی آخری یا درمیانی واقعہ سے کیا جاتا ہے۔اس سے قاری میں تجسس کا جذبہ ابھرتا ہے۔کسی مؤثر کردار کے تعارف سے بھی افسانے کا آغاز ہو سکتا ہے۔کسی دلچسپ اور مؤثر مکالمے کو بھی افسانے کی تمہید بنایا جا سکتا ہے۔ہر نوع افسانے کی تمہید ایسی مؤثر،جاندار اور مسحور کن ہونی چاہئے جسے پڑھ کر قاری کی آتشِ شوق بھڑک اٹھے۔

۱۷۔ پلاٹ

افسانہ نگار خام مواد کو ترتیب دینے کے لئے واقعات کے ربط و تعلق کے مطابق کہانی کا جو ڈھانچہ تیار کرتا ہے اسے پلاٹ کہتے ہیں۔زندگی کے روزمرہ واقعات میں کہانی کا ٹھہراؤ اور جذباتی رنگ بھرنے کے لئے افسانہ نگاروں کی عبارت آرائی اور تصنع سے بھی کام لینا پڑتا ہے۔ورنہ افسانے اور سپاٹ قسم کی واقعہ نگاری میں کوئی فرق نہیں رہے گا۔

۱۸۔ مکالمے

افسانے کے مکالموں کا لب ولہجہ سادہ،برجستہ اور شگفتہ ہونا چاہئے۔خوشی،غم،حیرت یا غیظ وغضب کے موقعوں پر لہجے کے آہنگ میں موقع و محل کے مطابق فرق کرنا لازم ہے۔بچوں کا لہجہ معصوم اور سادہ،مردوں کا لہجہ موقع محل کے اعتبار سے جاندار،پختہ،سنجیدہ اور بعض اوقات درشت،مگر تدبر آمیز،عورتوں کا لہجہ عام طور

پر نرم وملائم، اور شفقت آمیز ہونا چاہیئے۔ کرداروں کا بازاری قسم کے متبذل اور اور غیر شریفانہ طلب و لہجے سے مجتنب رہنا ضروری ہے۔ ایسی ظرافت جو ابتذال کی حدوں سے دور رہے، افسانے کو نا گوار قسم کی سنجیدگی سے محفوظ رکھتی ہے۔

۱۹۔ کشمکش

افسانے کے اختتام پر کشمکش اور تصادم کی فضاء آہستہ آہستہ ختم ہو جاتی ہے اور افسانہ قاری کے ذہن پر کوئی طربیہ، حزنیہ یا حیران کن اضطرابی کیفیت چھوڑ کر اپنے انجام کو پہنچ جاتا ہے۔ افسانے کا انجام کچھ ایسا فطری انداز میں ہونا چاہیئے کہ قارئین کے دل یہ محسوس کریں کہ کہانی کا یہ انجام بڑا مناسب اور بر محل ہے اور اس کے علاوہ کوئی اور انجام ممکن ہی نہیں تھا۔

افسانے کی ان تمام خصوصیات کا تجزیہ کیا جائے تو جو باتیں نمایاں طور پر سامنے آتی ہیں وہ اسطرح ہیں کہ :

افسانہ نثر کی ایک مختصر بیانیہ تحریر ہے۔ جو ایک واحد ڈرامائی واقعے کو اُبھارتی ہے۔ افسانے میں زندگی کا ایک واقعہ یا ایک کردار یا ایک جذبہ یا ایک خیال یا زندگی کی ایک جھلک پیش کی جاتی ہے۔ افسانے میں کسی غیر ضروری اور غیر متعلق بات کی گنجائش نہیں رہتی، اگر ایسا ہو تو افسانے کا تاثر ختم ہو جاتا ہے۔ افسانے میں عنوان سے اختتام تک ایک گہرا ربط ہوتا ہے۔ افسانہ اپنے عنوان ہی سے مرکزی خیال کو بیان کر دیتا ہے۔ افسانے میں کسی غیر ضروری اور غیر متعلق بات کی گنجائش نہیں رہتی، اگر ایسا ہو تو افسانے کا تاثر ختم ہو جاتا ہے۔ کہانی میں سب سے زیادہ اہم اور ضروری چیز وحدتِ تاثر ہے یعنی کہانی میں جو واقعہ، کردار، زندگی کی جو بھی جھلک ہو وہ ایک مجموعی اثر پیدا کرے۔ مختصر افسانے کا اختصار کے باوجود جامع ہونا ضروری ہے۔ یعنی کہانی ہر طرح سے مکمل ہو، اور ایسا معلوم نہ ہو کہ کہانی میں کوئی ضروری بات کہنے سے رہ گئی ہے۔ مختصر افسانے میں کہانی کے علاوہ پلاٹ کا ہونا بھی ضروری ہے جب کہانی کے مختلف واقعات میں ربط دکھایا جاتا ہے اور ایک واقعہ کا اثر دوسرے واقعہ پر پڑتا ہے تو اس کو پلاٹ کہا جاتا ہے۔ ہر ایک اچھے پلاٹ میں ابتداء، درمیان، اور اختتام ہوتا ہے۔ افسانے میں کردار اور مکالموں کا ہونا بھی ضروری ہے۔ مکالمے کردار کو نمایاں کرنے میں بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ کردار کی زندگی کے مختلف پہلو اور اس کی پوری شخصیت مکالموں ہی کے ذریعے نمایاں ہوتی ہے۔ افسانے میں منظر یا زماں و مکاں کا ہونا بھی ضروری ہے۔ جس طرح پس منظر کی وجہ سے تصویر اُبھرتی ہے اس طرح سے کردار، پلاٹ اور کہانی بھی کسی خاص پس منظر کی وجہ سے موثر بنتے ہیں۔ افسانے میں اسلوب بھی اہمیت رکھتا ہے۔ اسلوب افسانے کے دوسرے تمام عناصر کو اُبھارتا ہے۔ افسانے کا ایک اور حرہ وافسانہ نگار کا نقطہ ء نظر یا نظریہ حیات ہوتا ہے۔ افسانہ نگار کی زندگی کے بارے میں اپنا ایک نقطہ ء نظر رکھتا ہے اور اسی کے مطابق زندگی کو دیکھتا اور دکھاتا ہے۔ افسانہ نگار کا نقطہ ء نظر افسانے میں ایک نئی معنویت پیدا کرتا ہے۔

مقالہ ہٰذا لکھنے کے لئے مندرجہ ذیل ماخذ سے مدد لی گئی:

۔افسانہ اور اس کی غایت ۔ مجنوں گور کھپوری۔ ص ۶

۔اُردو افسانہ روایت اور مسائل۔ مرتبہ گوپی چند نارنگ ۔بیدی۔ ص ۳۱

۔ تحقیق و تنقید۔ اختر اورینوی۔ ص ۱۰۰

۔داستان سے افسانے تک ۔ ص ۲۲

۔معیار۔ جوگیندر پال۔ ص ۲۴

۔ فنِ افسانہ نگاری۔ وقار عظیم۔ ص ۶۲۔۶۳

۔ تنقید اور عملی تنقید۔ احتشام حسین۔ ص۔ ۴۹۔ بحوالہ اُردو میں مختصر افسانہ نگاری کی تنقید۔ ڈاکٹر پروین اطہر۔ ص ۷۸